© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

یاسر احمد، سیالکوٹ

اگست ۲۰۰۹ء کے شمارے میں تین مضامین بہت پسند آئے جو اپنے لوازمے اور اپروچ کے لحاظ سے جامع تھے۔ یومِ آزادی کی مناسبت سے 'اشارات' نے مایوسی اور تاریکی میں اُمید اور حوصلہ دیا۔ بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کو جن مسائل اور چیلنجوں کا سامنا ہے، کافی عرصے بعد اس موضوع پر ایک عمدہ تحریر سامنے آئی۔ فی الواقع بنگلہ دیش جماعت بڑی مشکلات سے دوچار ہے۔ چین میں مسلمانوں کو جن مسائل کا سامنا ہے، ان کے مطالعے سے بہت سے ایسے پہلو سامنے آئے جن کے بارے میں معلومات کم ملتی ہیں۔

احمد علی محمودی، حاصل پور

'تفہیم القرآن: شعوری ایمان کی دعوت' (اگست ۲۰۰۹ء) بہترین فکر کا عکاس ہے۔ مولانا مودودیؒ دین حنیف کے سچے پیروکار تھے اور تفہیم القرآن میں انھوں نے جو طرزِ استدلال اختیار کیا ہے وہ درحقیقت ان کی بہترین ریسرچ اور تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ اسلام اور دیگر مذاہب پر ان کی گہری نظر تھی۔ تحقیقی مطالعے کے بعد ہی وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اسلام سے زیادہ معقول اور مدلل مذہب کوئی اور نہیں۔ جب ہم سید مودودیؒ کے تحقیقی مطالعے اور علمی کام پر نگاہ ڈالتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ فہم دین کے لیے انھوں نے کتنی جستجو کی، اور کتنا طویل سفر کتنے مختصر عرصے میں طے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربت پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

عنایت علی خان، کراچی

محترمہ افشاں نوید کا توبہ و استغفار کی تلقین پر مشتمل مضمون 'اپنے رب کی طرف پلٹو......' (جولائی ۲۰۰۹ء) فی نفسہٖ بڑا مؤثر ہے۔ یقیناً ہمارے جملہ عوارضِ قومی کا سبب انفرادی اور اجتماعی سطح پر احکامِ خداوندی سے سرتابی اور بغاوت ہی ہے اور اس کا علاج رجوع الی اللہ ہی ہے۔ تاہم، اوّلین ضرورت امریکی طاغوت اور اس کے بدبخت غلاموں کی پیدا کردہ زبوں حالی کے پس منظر میں اُس شعور اور ادراک کی ترویج کی ہے جس کا اظہار پروفیسر خورشید احمد صاحب نے اپنے اداریے '۱۴ راگست: یومِ تشکر، یومِ احتساب بھی' (اگست ۲۰۰۹ء) میں کیا ہے اور جس کا عملی مظاہرہ 'گو امریکا گو' مہم کے سلسلے میں ہو رہا ہے۔ طاغوت کے خلاف جدوجہد یقیناً

© rasailojaraid.com